رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

"يصلون لكم فان أصابوا فلكم وإن أخطأوا فلكم وعليهم" (رقم ۶۹۴)

''وہ تمہیں نماز پڑھائیں گے۔ اگر وہ درستگی کو پہنچے تو تمہاری نماز کا ثواب تمہارے لئے ہے (اور ائمہ کا ثواب ان کے لئے ہے) اور اگر انہوں نے غلطی کی تو تمہاری نماز کا ثواب تمہارے لئے ہے اوران کی غلطی کا مداوا ان کے ذمہ ہے۔''

امام بخاری نے اس پر یہ عنوان قائم کیا ہے: **باب إذا لم يتم الإمام وأتم من خلفه**

ابن منذرؒ فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں اس آدمی کی تردید ہے جو یہ کہتا ہے کہ امام کی نماز فاسد ہونے سے مقتدی کی نماز بھی فاسد ہوجاتی ہے۔''

اور 'شرح السنۃ' میں امام بغوی فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ جب کوئی امام بغیر وضو کے لوگوں کو نماز پڑھا دے تو مقتدیوں کی نماز درست ہے اور امام کو نماز لوٹانی پڑے گی۔ (فتح الباری:۱۸۸/۲)

اور موطأ میں **باب إعادة الجنب الصلاة** میں بسندِ صحیح حضرت عمرؓ کا عمل بھی اسی طرح بیان ہوا ہے۔ اور سنن بیہقی: (۴۰۰/۲) میں حضرت عمرؓ اور عثمانؓ اور مصنف عبدالرزاق (۳۶۵۰) میں ابن عمرؓ کا عمل بھی یہی بیان ہوا ہے۔ محدث روپڑیؒ نے جو موقف اختیار کیا ہے، وہ حنفیہ کے مسلک کے مطابق ہے۔ مصنف عبدالرزاق (۳۶۶۱)، دارقطنی (۱۳۹/۱) میں حضرت علیؓ سے اس طرح مروی ہے، لیکن اس اثر میں راوی عمرو بن خالد واسطی متروک الحدیث ہے۔ امام احمد نے اس پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا ہے اور حبیب بن ابی ثابت مدلس ہے۔ اس نے اس روایت کو عنعنہ سے بیان کیا ہے۔

نیز واضح ہو کہ موصوفین مرحومین دونوں میرے عظیم اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ بالخصوص محدث روپڑیؒ سے ابتدائی مراحل سے لے کر سالہا سال تک استفادہ کا موقعہ میسر رہا ہے۔

❁ **سوال:** عمر میں چھوٹے رشتے داروں مثلاً خالہ زاد، چچا زاد، سالیوں وغیرہ کو سر پر پیار دینا شرعی لحاظ سے کیسا ہے؟ (عبدالستار بھٹی، گوجرانوالہ) **جواب:** بڑے اور چھوٹے کے درمیان اظہارِ اُلفت اور شفقت ومحبت کی شریعت میں ترغیب موجود ہے، جس کے اظہار کے لئے کوئی بھی صورت ہوسکتی ہے۔ تاہم غیر محرم کے سر پر ہاتھ پھیرنے سے احتراز کرنا چاہئے۔